

NASREEN'S SECRET SCHOOL

A TRUE STORY FROM AFGHANISTAN

Jeanette Winter

نسرين کا خفیہ سکول

افغانستان کی ایک سچی کہانی

جیانیت ونٹر ، اُردو : محمد زبیر





Young Nasreen has not spoken a word to anyone since her parents disappeared.

In despair, her grandmother risks everything to enroll Nasreen in a secret school for girls. Will a devoted teacher, a new friend, and the worlds she discovers in books be enough to draw Nasreen out of her shell of sadness?

Based on a true story from Afghanistan, this inspiring book will touch readers deeply as it affirms both the life-changing power of education and the healing power of love.

اپنے امی ابو کے گم ہو جانے کے بعد سے ننھی نسرین نے بولنا بند کر دیا۔ پریشان ہو کر اس کی دادی اُسے لڑکیوں کے ایک خفیہ سکول میں داخل کرتی ہے۔ کیا کوئی باہمت اُستاد، کوئی نیا دوست اور کتابوں سے سیکھا علم نسرین کو اُس کے گہرے ڈکھ سے نکال پائے گا؟

یہ کہانی افغانستان کے ایک سچے واقع پر مشتمل ہے۔ یہ کہانی قارئین کے دلوں کو ضرور چھوئے گی۔ پھر وہ زندگی میں تعلیم اور محبت کے ذریعے تبدیلی کی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔



To the courageous women and girls of Afghanistan

افغانستان کی سبھی

باہمت خواتین اور لڑکیوں کے نام

Author's Note

The Global Fund for Children, a nonprofit organization committed to helping children around the world, contacted me about basing a book on a true story from one of the camps they support.

I was immediately drawn to an organization in Afghanistan that founded and supported secret schools for girls during the 1996-2001 reign of the Taliban.

The founder of these schools, who requested anonymity, shared the story of Nasreen and her grandmother with me. Nasreen's name has been changed.

Before the Taliban seized control of Afghanistan,

- 70% of the schoolchildren were women
- 40% of the doctors were women
- 50% of the students of Kabul University were women

After the Taliban seized control of Afghanistan,

- Girls weren't allowed to attend school or university
- Women weren't allowed to work outside the home
- Women weren't allowed to leave home without a male relative as chaperon
- Women were forced to wear a burqa that covered their entire head and body,

with only a small opening for their eyes.

There was no singing or dancing or kite flying. Art and culture, in the birthplace of the immortal poet Rumi was banished. The colossal Bamiyan Buddhas, carved into the side of the mountain, was destroyed. Years of isolation and fear had begun.

But there was also bravery from citizens who defied the Taliban in many ways, including supporting the secret school for girls.

Even now, after the fall of the Taliban in Afghanistan in 2001, danger remains.

Still, schools are bombed, set on fire, and closed down. Still, there are death threats to teachers.

Still, girls are attacked or threatened if they go to school.

And STILL, the girls, their families, and their teachers defy the tyranny by keeping the schools open.

Their courage has never wavered.

مصنف کی طرف سے

گلوبل فنڈ فار چلڈرن ، ایک غیر منافع تنظیم ہے ، جو دنیا بھر میں بچوں کی مدد کرتی ہے ، اس تنظیم نے مجھے ایک سچے واقع پر کہانی لکھنے کی دعوت دی۔ انہوں نے ہی اس سکول کی مدد کی تھی۔

بس فوراً ہی میرا رجھان ، افغانستان کی اس انوکھی تنظیم کی طرف گیا۔ یہ تنظیم 1996 سے 2001 تک طالبان کے دورحکومت میں لڑکیوں کے لیے خفیہ سکول چلانے کا کام کرتی تھی۔

اس سکول کے منتظمین نے اپنا نام خفیہ رکھتے ہوئے مجھے نسرين اور اُس کی دادی کی کہانی سنائی۔ کہانی میں میں نے نسرين کے نام کو بھی بدلا۔

افغانستان پر طالبان کا قبضہ ہونے سے پہلے وہاں پر:

• سکولوں میں لڑکیوں کی تعداد 70% تھی

• خواتین ڈاکٹروں کی تعداد 40% تھی

• کابل یونیورسٹی میں 50% طالبعلم خواتین تھیں

افغانستان پر طالبان کا قبضہ ہونے کے بعد وہاں پر:

• لڑکیوں کے سکول اور کالج میں پڑھنے پر پابندی لگا دی گئی

• عورتیں گھر سے باہر کام نہیں کر سکتیں تھیں

• عورتیں کسی مرد کے بغیر گھر سے باہر نہیں جا سکتیں تھیں

• عورتوں کو برقعہ پہننے پر مجبور ہونا پڑا ، سر سے پیر تک ان کا پورا جسم ڈھکا ہونا ضروری تھا۔ صرف دیکھنے کے لیے آنکھوں کے پاس دو سوراخوں کی اجازت تھی۔

لڑکیوں کے لیے موسیقی ، رقص اور پتنگ بازی پوری طرح بند ہو گئی۔ مشہور شاعر رومی کے ملک میں فن اور ثقافت پر پوری طرح پابندی لگی۔ پہاڑی میں تراشے بامیان بدھ کے قدیم اور عظیم الجثہ مجسمے تباہ کر دیئے گئے۔ آنے والی دہائیوں میں لوگوں کے دلوں میں خوف بیٹھ گیا۔

لیکن ان حالات میں بھی عام لوگوں نے غیر معمولی حوصلے کا مظاہرہ کیا اور طالبان کے ساتھ ٹکر لی۔ انہوں نے ہی لڑکیوں کے لیے خفیہ سکول کی بنیاد رکھی۔

2001 کے بعد طالبان کا صفایا ہوا ، لیکن آج بھی وہاں پر خطرہ موجود ہے۔ آج بھی سکول بند کیے جا رہے ہیں ، جلائے جا رہے ہیں اور ان پر ہم گرائے جا رہے ہیں۔ طلبا کے سروں پر آج بھی موت کا سایہ منڈرا رہا ہے۔ آج بھی جب لڑکیاں سکول جاتی ہیں تو پہلے انہیں ڈرایا جاتا ہے ، پھر ان پر قاتلانہ حملے ہوتے ہیں۔

اس کے باوجود لڑکیوں اور عورتوں نے اس زیادتی کا سامنا کیا اور سکول کھلے رکھے۔ ان کی ہمت کی داد دینی ہو گی۔



My granddaughter, Nasreen, lives with me in Herat, an ancient city of Afghanistan.

Art and music and leaning once flourished here.

میری پوتی نسرين ميرے ساتھ ہرات میں رہتی ہے ۔
ہرات ، افغانستان کا ایک بہت پرانا شہر ہے ۔ ایک زمانے میں اس شہر میں فن ، موسیقی اور تعلیم
کا بول بالا تھا ۔



Then the soldiers came and changed everything.

The art and music and learning are gone.

Dark clouds hang over the city.

اس کے بعد فوجی آئے اور پھر سب کچھ بدل گیا
فن ، تہذیب اور پڑھائی سب پوری طرح ٹھپ ہو گیا
پھر شہر کے اوپر جہالت کا کالا بادل چھا گیا



Poor Nasreen sat at home all day, because girls are forbidden to attend school. The Taliban soldiers don't want girls to learn about the world, the way Nasreen's mama and I learned when we were girls.

بیچاری چھوٹی نسreen دن بھر گھر پر بیٹھی رہتی ، کیونکہ لڑکیوں کے سکول جانے پر پابندی تھی ۔
طالبان نہیں چاہتے تھے کہ لڑکیاں دنیا جہان کے بارے میں کچھ سیکھ سکیں ۔ ویسے نسreen کی ماں
اور میرے زمانے میں لڑکیوں کے لیے سکول جانے ، سیکھنے کی پوری آزادی تھی ۔



One night, soldiers came to our house

ایک دن کچھ فوجی ہمارے گھر آئے ۔



and took my son away, with no explanation.

وہ بغیر کچھ بتائے ، میرے بیٹے کو پکڑ کر لے گئے ۔



We waited many days and nights for his return.

ہم لوگ بہت دنوں تک اس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے ۔



Finally Nasreen's frantic mama went searching for him, even though going out alone in the streets was forbidden for women and girls.

بعد میں ہار کر نسreen کی ماں نے اپنے خاوند کو تلاش کرنے کا فیصلہ کیا۔ ویسے خواتین اور لڑکیوں کو اکیلے سڑک پر نکلنے کی سخت پابندی تھی۔



The full moon passed our window many times as Nasreen and I waited.

بس نسرين اور ميں ، گھر پر بيٹھے انتظار کرتے رہے ۔ كئي بار پورا چاند كهڙكي سے ڊكها اور پهر چلا
گيا ۔



Nasreen never spoke a word. She never smiled. She just sat, waiting for her mama and papa to return. I knew I had to do something.

نسرين کی زبان پر تالا لگ گیا۔ وہ ایک لفظ نہیں بولی۔ وہ بس اپنے ابو امی کے لوٹنے کا انتظار کرتی رہی۔ تب مجھے لگا کہ مجھے اُس کے لیے کچھ کرنا ہو گا۔



I had heard whispers about a school, a secret school for girls, behind a green gate in a nearby lane. I wanted Nasreen to attend this secret school. I wanted her to learn about the world, as I had. I wanted her to speak again.

میں نے لڑکیوں کے لیے ایک خفیہ سکول کے بارے میں سنا تھا۔ وہ پاس ہی کی گلی میں ایک ہرے دروازے کے پیچھے چلتا تھا۔

میں چاہتی تھی کہ نسreen دوبارہ بولنا شروع کرے۔



So one day, Nasreen and I hurried down the lanes until we came to the green gate. Luckily, no soldier saw us

ایک دن میں نسرین کو جلدی جلدی وہاں لے کر گئی۔ کچھ دیر میں ہم اُس ہرے دروازے کے سامنے پہنچے۔ خوش قسمتی سے، کسی فوجی نے ہمیں نہیں دیکھا۔



I tapped lightly. The teacher opened the gate and we quickly slipped inside.

میں نے ہلکے سے دستک دی۔ ایک ٹیچر نے دروازہ کھولا اور ہم جلدی سے اُس کے اندر داخل ہوئے۔



We crossed the courtyard to the school One room in a private house filled with girls.

ہم صحن پار کر کے سکول میں پہنچے --- ذاتی گھر میں بنے اس سکول کا ایک کمرہ لڑکیوں سے
کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔



Nasreen took a place at the back of the room. Please Allah, open her eyes to the world. I pray as I left her there.

نسرين اُس کمرے میں پیچھے کی طرف بیٹھ گئی۔ اوہ اللہ دنیا کے علم کے لیے اِس لڑکی کی آنکھیں کھول۔ سکول چھوڑتے وقت میں نے نسرين کے لیے دُعا مانگی۔



Nasreen didn't speak to the other girls. She didn't speak to the teacher. At home, she remained silent.

نسرين دوسرى لڑكيوں سے كچھ نهى بولى ، وه ٲيچر سے بهى كچھ نهى بولى - گهر پر بهى
نسرين بالكل چپ رهى -



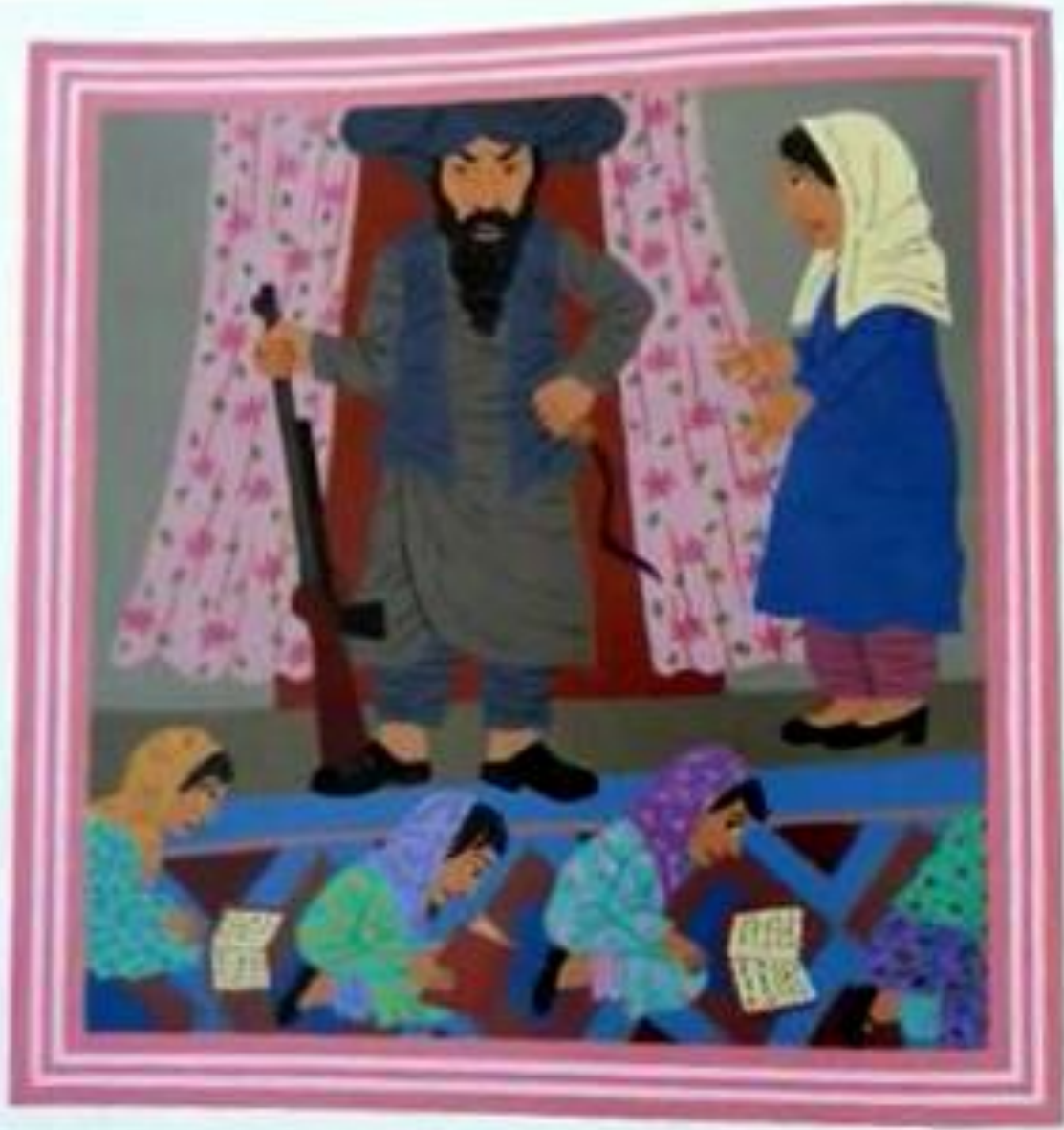
I was fearful that the soldiers would discover the school. But the girls were clever. They slipped in and out of the school at different times so as not to arouse suspicion. And when the boys saw the soldiers near the green gate, they distracted them.

مجھے ڈر تھا کہ کہیں فوجی اُس سکول کو تلاش نہ کر لیں۔ لیکن لڑکیاں بہت ہوشیار تھیں۔ کوئی شک پیدا نہ ہو اس لیے وہ سکول سے ایک ساتھ نہیں بلکہ الگ الگ وقت پر باہر نکلتی تھیں۔ جب لڑکے فوجیوں کو گیٹ کے پاس کھڑا دیکھتے تو وہ بھی اُن کا دھیان ادھر ادھر کر دیتے۔



I heard of a soldier who pounded on the gates demanding to enter.

میں نے اُس فوجی کے بارے میں بھی سنا جس نے سکول کے اندر داخل ہونے کی ضد کی۔



But all he found was a room filled with girls reading the Koran, which was allowed. The girls had hidden their schoolwork, outwitting the soldier.

لیکن اُسے اندر کیا نظر آیا؟ اُسے اندر بہت سی لڑکیاں قرآن پڑھتی نظر آئیں۔ لڑکیوں کو قرآن پڑھنے کی اجازت تھی۔ لڑکیوں نے سکول کی کتابیں جلدی سے چھپا کر فوجی کو اچھا چکما دیا تھا۔



**One of the girls, Mina, sat next to Nasreen every day.
But they never spoke to each other. While the girls were
learning Nasreen stayed inside herself.**

اُن ميں سے ايک لڑکی مينا ، روزانہ نسرين کے پاس بيٹھتی تھی ۔ وہ دونوں ايک دوسرے سے
کبھی باتیں نہيں کرتی تھيں ۔ باقی لڑکیاں سیکھتی تھيں ۔ ليکن نسرين اپنے خيال ميں ہی گم
رہتی تھی ۔



When school closed for the long winter recess, Nasreen and I sat by the fire. Relatives gave us what food and firewood they could spare. We missed her mama and my son more than ever. Would we ever know what had happened?

جب سکول سردیوں کی لمبی چھٹیوں کے لیے بند ہوا تب میں اور نسreen گھر میں ہی انگھیٹی کے پاس بیٹے رہتے - ہمیں نسreen کی امی اور ابو کی بہت یاد آتی - اُن کا کیا حشر ہوا ، کیا ہم کبھی یہ جان سکیں گے ؟



The day Nasreen returned to school, Mina whispered in her ear.

جس دن نسرين سکول واپس گئی اُس دن مينا نے اُس کے کان میں کچھ کہا۔



And Nasreen answered back.

اور نسرين نے فوراً جواب ديا۔



**With these words, her first since her mama went searching,
Nasreen opened her heart to Mina.**

اپنی امی کے جانے کے بعد نسreen کے مَنہ سے پہلی بار کچھ لفظ باہر نکلے تھے - پہلی بار اُس نے مینا کے سامنے اپنے دل کی بات کھولی -



And she smiled for the first time since her papa was taken away.

اپنے ابو کے جانے کے بعد نسرین پہلی بار مسکرائی تھی ۔



At last, little by little, day by day, Nasreen learned to read, to write, to add and subtract.

اُس کے بعد رفتہ رفتہ ہر دن نسreen لکھنا پڑھنا ، جمع تفریق سیکھنے لگی ۔



**Each night she showed me what she had discovered
that day.**

دن میں جو کچھ نسرین سیکھتی وہ رات کو مجھے دکھاتی ۔



Windows opened for Nasreen in that little schoolroom.

اُس چھوٹے سکول نے نسرين كے دماغ كى كھڑكى كھولى ۔



**She learnt about the artists and writers and scholars and
mystics who, long ago,**

سکول میں نسرین نے مصوروں ، مصنفین ، دانشوروں اور شعراء کے بارے میں سیکھا ۔



made Herat beautiful.

ماضی میں ان لوگوں نے ہی ہرات کو ایک خوبصورت شہر بنایا تھا۔



Nasreen no longer feels alone. The knowledge she holds inside will always be with her, like a good friend.

نسرين اب خود کو اکیلا محسوس نہیں کرتی۔ جو تعلیم اُس نے پائی ہے وہ ایک اچھے دوست کی طرح ہمیشہ اُس کے ساتھ رہے گی۔



Now she can see blue sky beyond those dark clouds.

اب نسرین کالے بادلوں کے پرے نیلے آسمان کو دیکھ رہی ہے۔



As for me, my mind is at ease. I will wait for my son and his wife. But the soldier can never close the window that have opened for my granddaughter.

جہاں تک میرا سوال ہے میرا دن اب مطمئن ہے - میں اپنے بیٹے اور اُس کی بیوی کا انتظار کروں گی - لیکن میری پوتی کے شعور کی کھڑکی کو اب فوجی کبھی بند نہیں کر سکیں گے -



Jeanette Winter lives in New York City, where she has written and illustrated many books for children based on true-life stories, including the highly acclaimed *Mama, Wangari's Trees of Peace* and *The Librarian of Basra*, which was an ALA Notable Children's Book and a winner of the Bank Street College of Education's Elora Stieglitz Straus Award.

جیانٹ وِنٹر نیو یارک میں رہتی ہیں۔ اُنہوں نے اصلی زندگی پر مبنی بچوں کی کئی کتابیں لکھی ہیں اور اُن کی تصاویر بنائیں ہیں۔ اُن کی مشہور کتابیں ہیں۔ *ماما ، ونگرس ٹریز آف پیس* ، اور *دی لائبریرین آف بصرہ جو کہ بچوں کی قابل ذکر کتاب ہے اور بنک سٹریٹ کالج آف ایجوکیشنز ایلورا سٹیگلیٹز سٹراس انعام یافتہ ہے* ۔

The GLOBAL FUND FOR CHILDREN

(www.globalfundforchildren.org) is a nonprofit organization committed to advancing the dignity of children and youth around the world. The Global Fund for Children pursues its mission by making small grants to innovative community-based organizations working with some of the world's most vulnerable children and youth.

دی گلوبل فنڈ فار چلڈرنز (www.globalfundforchildren.org) ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جو دُنیا بھر میں بچوں اور جوانوں کی بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ تنظیم اجتماعی طور پر چھوٹے گروپس کو چلانے کے لیے مالی مدد فراہم کرتی ہے جس سے دنیا کے سب سے غیر محفوظ بچوں کو اُس کا فائدہ پہنچے۔